www.novelsclubb.com
راہِ سکون
از قلم حفصہ جاوید
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

راہِ سکون

از قلم

حفصہ جاوید

www.novelsclubb.com

راہ سکون۔ قسط نمبر :03

احمد آپ ے کمرے میں بیٹھا موبائل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ جب زارا اس کے پاس آئی۔

بھائی اٹھیں یہاں سے اور ریڈی ہو کے آئیں۔ وہ آتے ہی ہمیشہ کی طرح بولنا شروع ہو چکی تھی۔

کیوں ؟ احمد نے آبرو اچکائی۔

بھائی شاپنگ پہ لیکے جائیں چلے اٹھیں جلدی شاباش۔ وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولی۔

کیا ہے گڑیا؟ گھر میں وہ دو بھی تو ہیں نہ انہیں بھی کبھی کچھ کہہ دیا کرو۔ سب وہ جھنجھلایا تھا۔

بھائی عمر بھائی کا تو پتہ ہی ہے آپ کو فیوچر ایس پی ہے وہ کتنی محنت کرتے ہیں۔ وہ فخر سے بولی۔

اور وہ یوسف بھی تو ہے نہ۔ احمد نے اب یوسف کا حوالہ دیا۔

یوسف بھائی کو تو آپ رہنے ہی دیں وہ اگر ساتھ گئے نہ تو شاپنگ نہیں ہونی صرف مستیاں ہی ہونی ہیں کبھی کسی سے پنگا لیگے تو کبھی کسی سے ان پہ مجھے بلکل بھی کوئی بھروسہ نہیں ہے اس لیے ان سے تو آپ مجھے معاف ہی رکھیں۔ وہ جب بولنا شروع ہوئی تو بولتی ہی چلی گئی۔

وہ ہی تو اسی لیے تو میں کہتا ہوں کہ کام ایسا کرو کہ لوگ آپ کو دوبارہ کام کہنے سے پہلے سو دفعہ سوچیں اور پھر سو دفعہ سوچنے کے بعد بھی کام نہ کہیں۔ یوسف صوفے کے سامنے رکھے میز پہ پڑی ٹوکری سے سیب اٹھا کر منہ میں ڈالتا ہوا بولا۔

ویسے بھائی آپ کو نہ صرف کھانا ہی آتا ہے۔ زارا اسے ایسے کھاتا دیکھ ناک منہ چڑا کر بولی کیونکہ اسے سیب بلکل بھی پسند نہیں تھے۔

ویسے بھائی میں تو یک سوچ سوچ کر ہی پریشان ہوتا رہتا ہوں کہ جس سے آپکی شادی ہو گی اس کا کیا بنے گا؟

اوو تو میرا اچھا تو میرے بارے میں نہ سوچا کر نہ اپنے بارے میں سوچ اور ویسے بھی مجھے کوئی شوق نہیں ہے سولی پہ چڑھنے کا شادی کر کے خود ہی پھنس جاؤ۔یوسف اپنے ازلی بے پروائی والے انداز میں بولا۔

ویسے بھائی آپ کو کسی نے اپنی لڑکی دینی بھی نہیں ہے۔زارا کے زبان سے ایکدم سچ پھسلا اور پھر زبان دانتوں تلے دبا گئی جبکہ اس کی بات پر احمد نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

www.novelsclubb.com

اور اگر کسی نے دیں بھی دی تو پتہ ہے میں نے کیا کرنا ہے؟یوسف زارا کی بات کا اثر لیے بنا بولا۔

نہیں ہمیں نہیں پتہ تو بتائے گا تو ہی پتا چلے گا نہ۔یہ عمر تھا جو ابھی ان کے ساتھ آکر بیٹھا تھا۔

میں نے لڑکی کے باپ کو جا کر سیدھا سیدھا بول دینا ہے کہ بھئی اگر آپ کو اپنی لڑکی بھوکی مارنے کا شوق ہے تو کروا دو مجھ سے شادی کیونکہ میں تو بے روزگار ہوں۔

بس پھر رشتہ ٹوٹ جانا ہے اور میں نے آزاد ہو جانا ہے۔وہ ہائی فائی کے لیے ہاتھ اٹھا کر زارا کی طرف گھما مگر ان تینوں نے اسے گھور کر دیکھا جس سے وہ چپ ہو گیا۔

اب ایسے کیوں گھور رہیں ہو تم لوگ مجھے ؟وہ انجان بنتا بولا۔

ویسے یار سیالکوٹ شہر میں رہتے ہوئے بیروزگار ہونا چچ کتنی شرم کی بات ہے یہ۔ احمد یوسف کو شرم دلانے والے انداز میں بولا۔

کیوں بے شرم کی بات کیوں ہے؟یوسف اس کے انداز پر بگڑا۔

اب تو خود سوچ یوسف سیالکوٹ جیسا شہر جہاں اتنی فیکٹریاں ہیں جو مشہور ہے اپنے کاروباری کارخانوں کی وجہ سے اس شہر میں رہکر بھی تو بے روزگار ہے یہ تو شرم کی بات ہی ہوئی نہ۔اب عمر نے اسے تفصیل سے سمجھایا۔

لیکن شرم کی بات بھی انہیں کے لیے ہوتی ہے جن کے پاس شرم ہو اور ہمارے یوسف کو پاس تو شرم آتی ہی نہیں ہے کیوں زارا؟ اب احمد نے زارا کو بھی بیچ میں گھسیٹا۔

جی بلکل بھائی صحیح کہا آپ نے زارا نے بھی مسکراہٹ دبا کر احمد کی تائید کی۔

بچوں تم سب اب مجھ سے، بتاتا ہوں تم لوگوں کو بہت دانت نکل رہے تھے نہ یوسف صوفے سے کوشن اٹھا کر ان کے پیچھے بھاگا اب منظر کچھ یوں تھا کہ عمر، احمد اور زارا آگے تھے جبکہ یوسف ان کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ سکندر صاحب نے اپنے بچوں کو خوش دیکھ کر دل سے دعا دی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ دونوں کالج میں موجود تھیں۔ علیزے نے آج ریڈ کلر کی فراک پہن رکھی تھی جو بہت خوبصورت تھی۔ جنت ہمیشہ کی طرح اپنے عبایا میں ملبوس تھی۔

جنت مجھے شاپنگ کرنے جانا ہے کل اور تم میرے ساتھ جا رہی ہو اوکے؟ علیزے جنت کے اوپر اپنے ارادے ظاہر کرنے میں مگن تھی وہ ہمیشہ یہ ہی کیا کرتی تھی جنت سے پوچھیں بغیر پلان بنا لینا اور بود میں جنت کو زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹنا۔

یارا دل نہیں ہے میرا۔ جنت بے دلی سے بولی۔

کیا مطلب چل رہی ہو تم میرے ساتھ اگر نہ گئی تو پھر مجھ سے بات نہ کرنا کبھی بھی آئی سمجھ؟ علیزے تو بلیک میلنگ پہ ہی اتر آئی تھی۔

کیا مصیبت ہے یار؟ جنت میں بناتے ہوئے بولی اور علیزے اسے دیکھ کر ہنس پڑی۔

بھائی میں نے کل آپ کو کچھ کہا تھا شاید؟ زارا احمد کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

کیا کہا تھا گڑیا؟ احمد انجان بنا۔

آپ کو یاد نہیں؟ زارا اسے دیکھ کر تپی جو آرام سے بیٹھا موبائل پر ٹائپنگ کیے جا رہا تھا۔

نہیں تو۔ دو ٹوک انداز میں کہا۔

بھائی میں نے آپ کو کہا تھا کہ شاپنگ پر لے کر جانے کا کہا تھا۔ زارا تھوڑے غصے سے بولی۔

کسے لیکے جانا ہے شاپنگ پہ؟ احمد کا پورا موڈ تھا زارا کو تنگ کرنے کا۔

بھائی!! وہ چیخی تھی۔

اچھا اچھا آرام سے ایسے تو کانوں کے پردے پھٹ جائے گے میرے۔ احمد کان صاف کرتے ہوئے مصنوعی خفگی سے بولا۔

سچی بھائی لے کر جائیں گے اپنے ساتھ؟ زارا کنفرم کرنے والے انداز میں بولی۔

جی بلکل اگر آپ آٹھ جائیں اب تو۔ احمد پھر سے موبائل کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں ابھی ریڈی ہو کر آئی بھائی۔زارا خوشی سے بولتی باہر کو بھاگی۔

یہ لوگ شاپنگ مال پہنچ گئے تھے۔علیزے کو تو اب مشکل سے ہی کچھ پسند آنا تھا۔

اچھا علیزے تم شاپنگ کرو میں تب تک بھائی کے لیے کچھ خرید لوں اب آ ہی گئی ہوں تو ان کے لیے بھی شاپنگ کر لیتی ہوں۔جنت آس پاس دیکھتے ہوئے بولی۔

اوکے از یو وش (ok as you wish)۔

---

www.novelsclubb.com

ویسے گڑیا جب تک تم شاپنگ کرو گی تب تک میں۔یہاں پر کیا کروں گا؟احمد زارا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

بھائی آپ تب تک اپنے لیے شاپنگ کر لو نہ زارا نے اسے مشورہ دیا۔

میں نے یہ کیوں نہیں سوچا۔وہ حیران ہوا۔

بھائی آپ سوچتے ہی کب ہے؟ زارا ہنستے ہوئے بولی۔

گڑیا! احمد نے آبرو آچکائی۔

اچھا جائیں اب مجھے شاپنگ کرنے دیں آپ بھی کر لیں تھوڑی سی اپنے لیے۔ زارا احمد کو بولتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

اوکے۔ احمد بھی وہاں سے لڑکوں والی سائڈ پہ کپڑے دیکھنے چلا گیا۔ ویسے تو محترم کو مشکل سے ہی کچھ پسند آتا تھا اس دفعہ بھی نجانے اسے کچھ پسند آنا بھی تھا یا نہیں؟

---

www.novelsclubb.com

وہ اپنے دیہان میں موبائل یوز کرتے جا رہی تھی۔ وہ بھی موبائل ہی یوز کر رہا تھا۔ جب دونوں کا زوردار تصادم ہوا۔ اس سے پہلے کے وہ گرتی کوئی اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں تھام چکا تھا۔

اس نے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا اور پھر کچھ اور دیکھ ہی نہ سکی۔

چند ثانیے کو کالی آنکھیں گہری بھوری آنکھوں سے ٹکرائی تھی اور اس دفعہ گہری بھوری آنکھوں والے نے نظریں چرا لی۔ وہ ابھی بھی اس کے مضبوط بازوؤں کی گرفت میں تھی ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے خود کو اس کی گروہ سے آزاد کروایا۔ اسے پہلی دفعہ کسی نے چھوا تھا وہ اپنی حالت خود سمجھنے سے قاصر تھی۔

دونوں کے دلوں کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ لگ رہا تھا جیسے پورا مال اس دھڑکن کو سن کر جھوم اٹھا ہو۔ کچھ ہی فاصلے پر احمد کے گارڈز بھی کھڑے تھے پر وہ دونوں تو ہر کسی سے انجان اپنے دل کی دھڑکن کو سمجھنے میں مصروف تھے۔

سوری وہ آپ گرنے لگی تھی تو۔ دل کی دھڑکنوں کا شور تھوڑا تھما تو وہ واپس اپنے ہوش میں آیا اور معزرت کی۔

وہ کچھ بھی بولیں بغیر وہاں سے چلی گئی اور وہ اسے جاتا دیکھتا ہی رہ گیا۔ اسے لگا وہ ہمیشہ ایسے ہی اس سے ٹکرا کر خاموشی سے چلی جایا کریں گی اور وہ اسے دیکھتا ہی رہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائیں گا۔ کیا(اتنی سی ہی تھی ان کی کہانی؟ کیا اتنی مختصر؟ کیا وہ اسے جانتی تھی؟ کیا وہ ایک دوسرے کو پہچانتے تھے؟)

اس وقت بھی اس لڑکی نے خود کو مکمل طور پر ڈھکا ہوا تھا اور احمد نے بھی خود کو ماسک اور کیپ کے ذریعے چھپایا ہوا تھا مگر وہ دونوں تو پھر بھی ایک دوسرے کو پہچانتے تھے۔

ابھی ابھی وہ دونوں بھی شاپنگ مال میں داخل ہوئے تھے وہ کل نہیں آسکے تھے کیونکہ علی جیسے ہی گھر سے باہر نکلا تھا تو اسے ایک پرانے دوست کا فون آگیا تھا جو بہت مشکل میں تھا تو علی اس کی مدد کے لیے چلا گیا اور نتاشا سے وعدہ کیا کہ صبح ہی تمہیں شاپنگ مال لے جاؤں گا۔

اور ابھی وعدے کے مطابق وہ لوگ شاپنگ مال میں لڑکیوں والی سائڈ پہ کھڑے تھے اور علی کی نظر ایک پنک کلر کے ڈریس کو جانچتی لڑکی پر پڑی۔اور پھر یوں ہوا کہ وہ نظریں واپس پلٹی ہی نہیں۔

ہوش میں تو پاس کھڑی نتاشا کی چیخ سن کر آیا۔جو اس کے پاس کھڑی چیخیں مارنے میں مصروف تھی۔

کیا ہو گیا ہے پاگل وگل تو نہیں ہو گئی کہی تم ؟ علی اسے گھورتا ہوا بولا۔

زارا!!!!۔وہ چیختی ہوئی جا کر زارا کے گلے لگ گئی۔زارا اور نتاشا اس وقت عین مال کے درمیان گلے لگی چیخ رہی تھی لوگ مڑ مڑ کر ان دو پاگلوں کو دیکھ رہے تھے۔پر یہاں پر وہ کسے تھی ؟

جب علی نے سامنے دیکھا تو سمجھ آیا کہ جو لڑکی پہلی نظر میں ہی اس کے دل میں اتر گئی ہے۔وہ اس کی "چڑیل" بہن کی وہی دوست ہے جس کے وہ چوبیس گھنٹے قصیدے پڑھتی رہتی ہے۔

بھائی یہاں آئیں نہ اس سے ملے یہ ہی ہے میری دوست زارا۔(نتاشا کے بھائی کہنے پہ علی نے آئبرو اچھائی مطلب دوست کے سامنے اس کی "چڑیل" بہن کیسے ایکدم "گڑیا" بہن میں بدل گئی تھی۔ڈرامے باز ہنہنہ)

اسلام_و_علیکم! زارا نے خود آگے بڑھ کر سلام کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

وعلیکم السلام! علی نے کچھ جھجکتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔اس نے کہا سوچا تھا جو لڑکی اسے پسند ہو گی اس سے اتنی جلدی ملاقات بھی ہو جائیں گی اور پھر وہ خود اسے اپنا ہاتھ بھی تھمائیں گی۔لیکن اسے کیا پتہ کہ قسمت اتنی سیدھی نہیں ہوتی زندگی اتنی سیدھی نہیں ہوتی جتنا ہم اسے سمجھ لیتے ہیں۔کیونکہ زندگی ایک امتحان ہے اور یہ ایک امتحان ہمارے بہت سے امتحان لیتا ہے۔جس کے نتیجے اکثر بہت خوبصورت اور اکثر ہی بہت خوفناک نکلتے ہیں۔جن کے بدلے میں ہمیں اپنے قریبی لوگوں سے دور جانا پڑتا ہے۔

بعض دفعہ تو اس امتحان کے نتیجے کے بعد ان لوگوں پر بھی اعتبار نہیں کیا جاتا جو کبھی ہمارے سب سے قریبی ہوتے تھے۔ "بعض دفعہ انہیں لوگوں سے کچھ باتیں راز رکھنی پڑتی ہے جو کبھی ہمارے راز دار ہوا کرتے تھے۔"

اور بعض دفعہ انہیں لوگوں کی جان بھی لینی پڑ جاتی ہے جو " کبھی ہماری جان ہوا کرتے تھے۔"

"یہ امتحان زندگی بہت مشکل ہے" اس کی تیاری ابھی سے کرنی چاہیے."

(Back to the story)

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھمئیں مسکرا رہے تھے۔اور زندگی کے امتحانات آنے والے وقت کا سوچ کر ان پر ہنس رہے تھے۔

علیزے تیری شاپنگ ہوئی کیا؟ وہ بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کے ساتھ علیزے کے پاس کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں میری تو ہو ہی گئی ہے۔ پر تو نے کیوں کچھ نہیں لیا داؤد بھائی کے لیے؟ علیزے اسے خالی ہاتھ دیکھ کر حیرانی سے بولی۔

کچھ پسند ہی نہیں آیا۔ چل اب چلے یہاں سے کافی ٹائم ہو گیا ہے۔ وہ جلدی سے بولتے ہوئے آگے قدم بڑھا گئی۔ علیزے اس کے عجیب سے behavior کو دیکھ کر حیران ہی رہ گئی۔

اچھا رکو تو۔ پھر وہ اپنی سوچوں کو جھٹک کر جنت کے پیچھے بھاگی جو آگے چلتی جا رہی تھی۔

وہ جب سے شاپنگ مال سے واپس آیا تھا ضرورت سے زیادہ ہی خوش لگ رہا تھا۔

ویسے تو وہ ہمیشہ ہی خوش اور پر سکون ہی رہتا تھا۔ کیونکہ وہ خوش اخلاق بندہ تھا۔

آج تک خود پہ مرنے والا انسان جو خود سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا۔ آج اپنا دل ایک خوبصورت "پری" زارا نامی لڑکی کو دے آیا تھا جو اس کے لیے تو "پری" تھی پر کسی اور کے لیے "حسین چڑیل" ثابت ہونے والی تھی۔ ان کی زندگیاں بدلنے والی تھیں۔

علی کیا سوچ کر مسکرا رہے ہو تم؟ نتاشا علی کو شکی نظروں سے گھورتے ہوئے بولی۔

ک۔ک کچھ نہیں۔ علی اس کے اچانک پوچھنے پر گڑبڑایا۔

ہمم لگ تو کچھ اور ہی رہا ہے۔ وہ ابھی بھی مشکوک تھی۔

تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھو چڑیل۔ وہ کہہ کر اٹھا اور اسکے بال کھول کر بھاگ گیا۔

www.novelsclubb.com

علی!!!!وہ چیختی رہ گئی۔

وہ اب گھر پہنچی تھی مگر دل ویسے ہی دھڑک رہا تھااسے گھر آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی تھی کیونکہ وہ علیزے کو اس کے گھر چھوڑنے چلی گئی تھی۔

اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ اب ہمیشہ اس سے ٹکرا کیوں جاتا ہے؟اب جب یہ اس کے بھولنے میں کامیاب ہونے لگی تھی۔تب جب وہ اس کے ذہن سے نکل رہا تھا۔

"محبت دماغ سے تو نکالی جاسکتی ہے مگر دل سے نہیں۔"

وہ یہ بات جانتی تھی لیکن وہ صرف اس کے دماغ سے نکل جانے پر ہی بہت خوش تھی۔لیکن اب وہ بار بار اس کے سامنے آکر واپس سے اس کی سوچوں پر غالب آرہا تھا۔اور وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔وہ ابھی انہیں سوچوں میں تھی کہ وہ اسے

داؤد بھائی کے ساتھ گھر میں داخل ہوتا ہوا نظر آیا۔ اسے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا تبھی کمرے میں جانے لگی۔ لیکن داؤد بھائی کی آواز نے اس کے قدم روک دیے۔

وہ اس وقت مسٹرڈ کلر کے فراک میں ملبوس تھی جو گھٹنوں تک آتا تھا اور سر پر حجاب کر رکھا تھا اس کی احمد کی طرف پیٹھ تھی۔ وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور احمد نے تو ویسے بھی نظریں جھکا رکھی تھی وہ فرش پر لگے پتھر کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

جنت بغیر منے ڈھکے اس کے سامنے نہیں جا سکتی تھی اسی لیے حجاب کا کنارہ پکڑ کر اس سے چہرہ ڈھکا اور پھر ایک ایکسٹرا اپن سر سے اتار کر سائیڈ پر لگائی اور چہرہ ڈھکا پھر پیچھے مڑی۔ جبکہ دل پھر سے شدت سے دھڑکنے لگا تھا۔

جی بھائی آپ نے مجھے بلایا تھا؟

احمد کو اس نے نظر انداز کر دیا تھا اسے لگا وہ اسے نہیں پہچان سکے گا۔ لیکن وہ تو اس آواز کو لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا اس کی آواز پر احمد نے سر اٹھایا اور سامنے دیکھا تو وہ اس کے سامنے ہی کھڑی تھی چہرہ ڈھکا ہوا تھا اور نظریں داؤد پر جمی تھی۔

جی گڑیا میں نے بلایا تھا آپ احمد کو گیسٹ روم میں لیجائیں میں ابھی آتا ہوں۔

مگر احمد ان کو نہیں سن رہا تھا وہ تو بس جنت کو ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ اس وقت اس کے گھر میں کھڑا تھا اس کے سامنے احمد کو تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کتنا خوبصورت اتفاق تھا یہ۔

جی بھائی۔ وہ اتنا بول کر آگے چل پڑی۔ اس کی آواز سن کر احمد بھی دوبارہ اپنے حواسوں میں واپس آیا۔ ہوش کھوئے بھی اسی کی آواز سے تھے اور ہوش پائے بھی اسی کی آواز سے تھے کیا جادو تھا اس کی آواز میں؟

احمد سر جھٹکتا اس کے پیچھے چل پڑا۔ اور داؤد بھائی باہر نکل گئے انہیں ایک ضروری کال پک کرنی تھی جس کے لیے وہ باہر آ گئے تھے۔

اسامہ اس وقت احمد کے گھر پہ موجود تھا اور احمد کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ جو نجانے کہاں چلا گیا تھا؟

اسامہ بھائی احمد بھائی تو پتہ نہیں کب آئے گے آپ تب تک میرا ایک کام ہی کر دیں پلیز۔ زارا اسامہ کو دیکھ کر آنکھیں ٹپٹپا کر بولی۔

کیوں بھائی کی بہن تمہیں ایسا کونسا کام یاد آگیا ہے جو کروانے کے لیے ایسے آنکھیں ٹپٹپائی جا رہی ہے؟ اسامہ اسے مشکوک نظروں سے گھورتا ہوا بولا۔

ارے بھائی ایسا کوئی کام نہیں ہے۔ بس ایک چھوٹا سا کام ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ۔ زارا نے ڈرامائی وقفہ دیا۔

کہ ؟ اسامہ ابھی بھی اسے ویسے ہی گھور رہا تھا۔ (یہ ہی تھے وہ محترم جو زارا کو اس کے بھائیوں کے سامنے پاگلوں کی ملکہ کہنے کی جرات کر سکتے تھے)

کہ آپ مجھے نتاشا کے گھر چھوڑ آئے پلیز۔شروع میں تیز تیز بولتی آخر پر وہ ہاتھ جوڑ گئی۔

نہیں ایک بات بتاؤ مجھے یہ آئیں دن تم منہ اٹھا کر اس کے گھر کیوں چلی جاتی ہو؟ سکون کب ملے گا تمہیں جب اس نے یہ کہا کہ پلیز زارار وزروز میرے گھر نا آیا کر واماں ڈانٹتی ہے۔تب تمہیں سمجھ آئیں گی کیا؟

اسے گھورتے ہوئے اسامہ نے نتاشا کی نقل کرنے کی ناکام کوشش کی (کوشش ناکام اس لیے تھی کیونکہ وہ ابھی تک نتاشا میڈم سے ملا نہیں تھا ورنہ اسامہ کے جتنا اچھا ایکٹر تو شاید ہی کوئی ہو) جس پر زارا کو ہنسی تو بہت آئی پر ابھی وہ ہنس نہیں سکتی تھی کیونکہ اسے ابھی اپنا کام بھی نکلوانا تھا۔سو مسکراہٹ ضبط کر کے بولی۔

میری دوست ایسا بلکل بھی نہیں کہتی اور اس طریقے سے ہاتھ جوڑ کر تو بلکل بھی نہیں ایسی لیے ابھی مجھے اس کے گھر چھوڑ کر آئیں نہیں تو میں احمد بھائی کو بتا دوں گی کہ ان کا لاڈلہ دوست میری بات بلکل بھی نہیں مانتا۔وہ اسے دھمکا رہی تھی اب۔

ویسے بہت بڑی بلیک میلر ہو تم اپنے تینوں بھائیوں کی طرح۔ پاگلوں کی ملکہ نا ہو تو۔ اسامہ غصے سے اسے گھورتا ہوا باہر کی طرف بڑھا اور زارا بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے ہی باہر نکلی۔

جنت ابھی احمد کو گیسٹ روم میں چھوڑ کر باہر آئی ہی تھی کہ علیزے سامنے سے آتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔

علیزے تم کب آئی؟ جنت اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔

ابھی آئی ہوں۔ ویسے جنت محترمہ ایک بات تو بتائیں آپ گھر میں بھی اب پردہ کرنے لگی ہے کیا کہ ہم آپ کا نورانی چہرہ نا دیکھ سکیں؟

جنت کے نام پر احمد کے کان کھڑے ہو گئے تھے اور وہ خوش بھی ہوا کے کم از کم اسے اپنی دشمن جان کا نام تو پتہ چلا۔

جنت "وہ زیر لب بول کر مسکرایا۔وہ انہیں آسانی سے دیکھ اور سن سکتا تھا کیونکہ " جہاں پر وہ بیٹھی تھی اسی سائیڈ پہ گیسٹ روم تھا اور احمد سامنے صوفے پہ بیٹھا تھا جہاں سے وہ اسے صاف نظر آتی تھی پر دونوں اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔ گیسٹ روم کی دوسری طرف ایک گلاس ڈور تھا جہاں سے وہ انہیں دیکھ رہا تھا۔وہ گلاس ڈور کے سامنے بیٹھا تھا۔

نہیں محترمہ علیزے گھر احمد آیا ہے اس لیے نقاب کیا ہوا ہے۔

احمد کون احمد؟علیزے حیران ہوئی۔

احمد وہ ک-پوپ والا وہ جو۔۔۔۔۔

اس سے پہلی کے جنت اپنی بات مکمل کر پاتی علیزے بول پڑی۔

وہ سپر سٹار احمد؟

www.novelsclubb.com

ہاں وہی جنت نے ہاں میں سر ہلایا۔اندر احمد کے سامنے ملازمہ کھانے کے لوازمات سے بڑھے ٹرے سجا رہی تھی پر اس کی نظریں تو جنت کے چھپے چہرے پر ہی ٹھہر گئی تھی۔

تمہیں پتہ ہے میں اس کی کتنی بڑی فین ہوں۔علیزے چیختے ہوئے جوش سے بولی۔

نہیں یک لفظی جواب آیا۔جہاں اس جواب سے احمد کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری وہی علیزے جو تپ چڑھی۔

اچھا یہ سب چھوڑو چلو اس سے آٹو گراف لیتے ہیں۔علیزے ایک بار پھر جوش سے اٹھی اور جنت کو بھی اٹھاتے ہوئے بولی۔

نہیں علیزے خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔جنت اب تھوڑے غصے سے علیزے کو اپنی طرف کھینچا۔

کیا ہے یار ؟علیزے نے منہ بنایا۔اچھا ویسے تمہیں پتا ہے اگلے ماہ اس کا ایک کنسرٹ آرہا ہے۔علیزے کا احمد نامہ پھر سے شروع ہو چکا تھا۔

نہیں مجھے نہیں پتہ اور مجھے اس میں کوئی دلچسپی بھی نہیں ہے تو بہتر یہ ہی ہو گا علیزے میڈم کے آپ چپ ہی رہے۔وہ بے حسی سے بولی (جیسے سچ میں دل میں احمد کے لیے کوئی جزبات نہ ہو)

جہاں جنت کی بات سن کر علیزے نے منہ بنایا وہی احمد کی بھی مسکراہٹ سمٹی۔ مطلب وہ جس لڑکی سے محبت کرتا تھا اسے اس میں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے۔

یار جنت اچھا یہ سب چھوڑو بتاؤ تمہیں وہ کیوں پسند نہیں ہے؟

وہ ابھی نتاشا کے گھر کے باہر کھڑے تھے۔

اچھا جاؤ اب۔زارا کے گاڑی سے نہ نکلنے پر اسامہ نے اسے ڈپٹا۔

بھائی آپ بھی ساتھ آئیں نہ۔زارا اسامہ کو دیکھ کر معصوم سی شکل بنا کر بولی نجانے کیا بل رہا تھا اس کے دماغ میں؟

میں کیوں آؤ بھئی؟ تمہاری دوست کا گھر ہے نہ تو تم جاؤ۔

اسامہ اب اسے پھر سے گھورنے لگا تھا۔

بھائی ویسے اکیلے اچھا نہیں لگتا نہ۔

اچھا تو پہلے کیا بارات لے کر آتی ہو تم؟اس نے تو یہ بات ایسے ہی کہی تھی اس کیا پتہ تھا کہ ایک دن سچ میں وہ یہاں بارات لے کر آئیں گے۔

بھائی آٹھ جائیں اب پلیز زیادہ باتیں نہ بنائیں۔زارا نے اسے منا ہی لیا تھا اور اب وہ دونوں ان کے دروازے کے پاس کھڑے تھے اور علی بیل بجا رہا تھا۔

بیل کی آواز سن کر اندر لڑتے علی اور نتاشا فوراً باہر کو لپکے۔چوکیدار باہر سامان لینے گیا تھا اسی لیے انہیں ہی دروازہ کھولنے آنا پڑا۔

علی نے دروازا کھولا اور پہلی نظر ہی نتاشا پر پڑی جو بلیو کلر کے سمپل فراک میں ملبوس بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ دوپٹہ ہمیشہ کی طرح کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔ اسکے کالے رنگ کے سلکی بال جو کندھوں تک آتے تھے کھلے تھے وہ بلکل سیاہ تھے سیاہ رنگ کی طرح سیاہ رات کی طرح سیاہ۔ اور اس کی تھوڑی پہ تل ہو بھی اتنا ہی سیاہ اور چمکیلا تھا تل نا زیادہ چھوٹا تھا کہ بہت غور کرنے پر نظر آتا اور نا ہی زیادہ بڑا تھا کہ ایسے ہی نظر آجاتا۔ سفید چہرہ بڑی بڑی سرمئی آنکھیں وہ بہت خوبصورت تھی۔

جب علی دروازے کے سامنے سے نا ہٹا تو اسامہ خود آگے آیا۔

اسلام۔۔۔وہ علی کو دیکھتے ہی بولتا ہوا رک گیا۔ جب علی نے نظر اٹھا کر سامنے کھڑے انسان کو دیکھا جو بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس بہت خوبصورت لگ رہا تھا تو علی کو زور کا جھٹکا لگا کچھ دیر تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہیں اور پیچھے کھڑی نتاشا اور زارا انہیں نا سمجھی سے۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ دونوں یکدم چیختے ہوئے ایک دوسرے کے گلے لگے۔ جبکہ زارا اور انکے پیچھے کھڑی نتاشا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔اسامہ کیسا ہے تو میرے یار؟ علی اس سے الگ ہوتے ہوئے خوش دلی سے بولا۔

میں ٹھیک تو سنا؟اسامہ بھی اچانک بہت خوش لگنے لگا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اپنی بچھڑی ہوئی محبوبہ مل گئی ہو۔

میں بھی ٹھیک اللہ کا شکر ہے۔ علی اب اس سے ہاتھ ملا رہا تھا۔

ہیلو راستہ دیدیں پلیز۔زارا کنفیوز سی بولی۔

او سوری علی راستے سے ہٹا اور اسامہ کو لے کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔

جاری ہے